گورنر کا پیغام

2021ء میں کووڈ19 وبا سے تیز بحالی کے بعد، 2022ء کے دوران عالمی اقتصادی نمو کی رفتار کم ہوگئی، اور یہ رجحان 2023ء کے دوران بھی جاری رہا۔ یہ کمی مہنگائی کے مضبوط دباؤ اور اس کے نتیجے میں متعدد ترقی یافتہ، ابھرتی ہوئی اور ترقی پذیر معیشتوں میں زری پالیسی کے سخت موقف کی عکاسی کرتا ہے۔ تاہم، سخت زری پالیسی کے ساتھ صارفین کی ماند ہوتی طلب، عالمی رسدی زنجیروں کی بحالی اور اجناس کی قیمتوں میں کمی نے 2023ء کے دوران مہنگائی کو نیچے کی سمت گامزن کردیا جو 2022ء میں اپنی بلند ترین سطح پر تھی۔ تاہم، سخت زری اور مالی حالات کے نتیجے میں پیدا ہونے والی کمزوریاں مارچ 2023ء کے دوران چند ترقی یافتہ معیشتوں کے بینکاری شعبے میں بحران کا باعث بنیں۔ تاہم، حکام کی جانب سے بروقت اقدامات نے اس کے وسیع تر اثرات کو روکنے اور عالمی مالی نظام کے استحکام کو برقرار رکھنے میں مدد فراہم کی۔

ترقی پذیر معیشتوں کو کئی محاذوں پر دباؤ کا سامنا رہا، جن میں قرض کی ادائیگی کے بڑھتے ہوئے اخراجات اور قرض کی پائیداری کے خدشات شامل ہیں۔ بڑھتی ہوئی جغرافیائی سیاسی کشیدگیاں، خاص طور پر مشرق وسطیٰ کے تنازعے اور بحیرہ احمر میں افراتفری، عالمی تجارت میں رسدی زنجیر کی رکاوٹوں کے خطرات پیدا کررہی ہیں، جو سرمایہ کاروں کے احساسات اور عالمی مالی منڈیوں پر اثرات مرتب کرسکتی ہیں۔

ملکی معیشت کو بھی بالخصوص بیرونی محاذ پر غیر معمولی اقتصادی دشواریوں کا سامنا رہا۔ 2023ء کے دوران مہنگائی کئی دہائیوں کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی، جس نے گھرانوں کی خریداری کی قوت کو متاثر کیا۔ اسی دوران، کمزور آمدنی کے باعث بیرونی کھاتہ دباؤ کا شکار رہا، جس نے ملکی کرنسی پر بھی دباؤ ڈالا۔ ان دشواریوں سے نمٹنے کے لیے بینک دولت پاکستان نے سخت لیکن ضروری پالیسی اور ضوابطی اقدامات جاری رکھے، جن میں بروقت زری اور شرح مبادلہ کی پالیسیوں کے ساتھ دیگر انتظامِ طلب کے اقدامات شامل ہیں۔ اس کے علاوہ، اسٹیٹ بینک نے غیر ملکی زرمبادلہ کی منڈی میں شفافیت کو بہتر بنانے کے لیے مبادلہ کمپنیوں کے شعبے میں اصلاحات متعارف کرائیں۔ ان استحکامی اقدامات سے مطلوبہ نتائج حاصل ہونا شروع ہوگئے ہیں۔ مہنگائی مئی 2023ء کی بلند ترین سطح سے بتدریج کم ہورہی ہے؛ ملکی کرنسی نے اپنی پوزیشن مضبوط رکھی ہے اور 2023ء کے اختتام تک اس کی قدر میں اضافہ ہوا ہے؛ اور معیشت بحالی کی راہ پر گامزن ہے۔ تاہم، معیشت کو پائیدار نمو کی راہ پر ڈالنے اور اندرونی و بیرونی عدم توازن کو دور کرنے کے لیے حکومت کے لیے ضروری ہے کہ وہ انتہائی ضروری ساختی اصلاحات نافذ کرے۔ ان اصلاحات میں مالیاتی یکجائی، ٹیکس کے دائرہ کار کو بڑھانا، قرض کی پائیداری کا حصول، اور پیداواری صلاحیت اور برآمدی مسابقت کو بہتر بنانا شامل ہیں۔

مشکل اقتصادی حالات کے باوجود، 2023ء کے دوران مالی نظام مستحکم رہا۔ بالخصوص بینکاری شعبہ، جس کا مالی شعبے کے اثاثوں میں تقریباً 80 فیصد حصہ ہے، مالی خدمات کی فراہمی، ادائیگیوں کی سہولت، مستحکم کارکردگی اور اپنی مالی اصابت برقرار رکھنے میں کامیاب رہا۔ بینکوں کے اثاثوں میں نمایاں اضافہ دیکھنے میں آیا، جو زیادہ تر بالخصوص سرکاری تمسکات میں سرمایہ کاری کی وجہ سے ہوا۔ یہ اضافہ 2023ء کے دوران بیرونی مالی وسائل اور ٹیکس آمدنی کی کمی کی عکاسی کرتا ہے، جس کے نتیجے میں حکومت کو قرضوں کے لیے ملکی ذرائع پر زیادہ انحصار کرنا پڑا۔ تاہم، ایڈوانسز کی شرح نمو بھی کم رہی۔ اگرچہ امانتیں جمع کرنے کی رفتار بہتر ہوئی، تاہم بینکوں نے اثاثوں کی نمو کے لیے قرضوں پر بھی انحصار کیا۔ اس کے باوجود، بینکوں کی آمدنی زیادہ رہی، جس کی وجہ بلند شرح سود کے ماحول میں آمدنی پیدا کرنے والے اثاثوں کے حجم میں اضافہ تھا۔

مالی استحکام کے لیے جو خطرات سال کے آغاز پر نسبتاً بلند دکھائی دے رہے تھے، وہ دورانِ سال کم ہوگئے۔ بینکاری شعبے کے خطرہ قرض کے خاکے میں غیر فعال قرضوں کے لیے تموین کی مناسب کوریج کی وجہ سے کوئی سنگین خدشات سامنے نہیں آئے، حالانکہ 2023ء کے اختتام پر متعدی تناسب میں معمولی اضافہ ہوا، جو بنیادی طور پر قرضوں کی شرح نمو میں کمی کے باعث تھا۔ بینکاری شعبے کے ادائیگیِ قرض کے اشاریے، جیسے کہ شرحِ کفایتِ سرمایہ (سی اے آر)، مزید بہتر ہوئے، جس کی بنیادی وجہ بلند آمدنی تھی۔ یہ تناسب عالمی معیار اور ملکی کم از کم ضوابطی ضروریات سے کافی زائد تھا۔

بینکاری شعبے کے مختلف ممکنہ نامساعد حالات کے خلاف مزاحمت کا جائزہ لینے کے لیے اسٹیٹ بینک باقاعدگی سے دباؤ کی جانچ (Stress Testing) کرتا ہے۔ تازہ ترین جائزے کے مطابق، بینکاری شعبہ آئندہ تین سالوں کے فرضی منظرنامے کے دوران مختلف شدید لیکن ممکنہ دھچکوں کے خلاف مزاحمت اور کفایتِ سرمایہ کی کم از کم ضروریات کی پاسداری برقرار رکھنے کا امکان رکھتا ہے۔ جہاں تک ابھرتے ہوئے نئے خطرات کا تعلق ہے، پاکستان میں موسمیاتی تبدیلیوں سے متعلق حادثات کی بڑھتی ہوئی تعداد اور ان کے بینکاری شعبے پر ممکنہ اثرات کے پیشِ نظر، اسٹیٹ بینک اپنی سالانہ دباؤ کی جانچ میں موسمیاتی خطرات کو شامل کر رہا ہے۔ اس سال کے مالی استحکام کے جائزے (ایف ایس آر) میں بھی ایک تفصیلی 'موسمیاتی خطرے کے منظرنامے کا تجزیہ' شامل ہے تاکہ طبعی اور تغیراتی خطرات کے ممکنہ اثرات کا جائزہ لیا جاسکے اور پاکستان کے بینکاری شعبے کے استحکام پر ان کے اثرات کو سمجھا جاسکے۔

مرکزی بینک تمام متعلقہ فریقوں کے ساتھ فعال طور پر رابطے میں ہے تاکہ نیم محروم زمروں، خاص طور پر چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں (ایس ایم ایز)، زرعی شعبے، اور خواتین صارفین کی بینکاری ضروریات کو پورا کیا جاسکے۔ اسٹیٹ بینک بالخصوص ڈجیٹل ذرائع کے استعمال کو فروغ دے کر، ملک میں مالی شمولیت کو بڑھانے کے لیے کام کر رہا ہے، تاکہ معاشرے کے محروم زمروں کو رسمی مالی خدمات فراہم کی جاسکیں۔ 2023ء میں ڈجیٹل مالی پلیٹ فارمز متعارف کروائے جانے اور اپنانے کے سلسلے میں نمایاں پیش رفت ہوئی ہے۔ مثال کے طور پر، پانچ ڈجیٹل بینکوں کو اصولی منظوری دی گئی، نیز اسٹیٹ بینک کا فوری ادائیگی کا نظام، 'راست'، اپنی ترقی کی رفتار کو برقرار رکھے ہوئے ہے، جس کی رسائی 34 ملین صارفین سے تجاوز کرچکی ہے۔ نئی خصوصیات جیسے کہ 'پرسن ٹو مرچنٹ (P2M)' پلیٹ فارم متعارف کروائے جانے سے توقع ہے کہ اس مفت فوری ادائیگی کے نظام کو اپنانے میں مزید اضافہ ہوگا۔ حوصلہ افزا طور پر، بیرونِ ملک مقیم پاکستانیوں نے بھی اپنی چھاپ گہری کی ہے، کیونکہ روشن ڈجیٹل اکاؤنٹس (آر ڈی اے) میں مجموعی آمدنی 7 ارب ڈالر سے تجاوز کرگئی ہے، جبکہ 2023ء میں فعال آر ڈی اے کے حامل پاکستانیوں کی تعداد 6,50,000 سے زائد ہوچکی ہے۔

اسٹیٹ بینک بدلتے ہوئے اقتصادی اور مالی ماحول پر گہری نظر رکھے ہوئے ہے اور مالی استحکام کو درپیش ابھرتے ہوئے خطرات سے مؤثر طور پر نمٹنے، مالی خدمات کے تسلسل کو یقینی بنانے اور معیشت میں قرض کی روانی کو برقرار رکھنے کے لیے ضروری اقدامات کرنے کے لیے تیار ہے۔ مجھے یہ بتاتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے کہ ابھرتے ہوئے چیلنجز کا مؤثر انداز میں مقابلہ کرنے اور تیزی سے بدلتے ہوئے اقتصادی و مالی منظرنامے میں دستیاب مواقع سے فائدہ اٹھانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے اپنی آئندہ حکمتِ عملی کا خاکہ پیش کیا ہے۔ اس مقصد کے تحت پانچ سالہ اسٹریٹجک منصوبہ، یعنی ایس بی پی وژن 2028ء، متعارف کرایا گیا ہے۔ یہ وژن اسٹریٹجک مقاصد اور سرگرمیوں کا تعین کرتا ہے اور پانچ اہم پہلوؤں پر توجہ مرکوز کرتا ہے: حکمت آمیز ابلاغ، موسمیاتی تبدیلی، ٹیکنالوجی کی جدت طرازی، تنوع اور شمولیتی سوچ، پیداواریت اور مسابقت تاکہ قانونی مقاصد کو مؤثر اور کارگر طریقے سے حاصل کیا جاسکے۔ ہم اس وژن کو حقیقت میں بدلنے کے لیے پوری طرح پُرعزم ہیں تاکہ اسٹیٹ بینک ایک معتبر، متحرک اور خودمختار مرکزی بینک کے طور پر پہچانا جائے، جس کے پاس اعلیٰ صلاحیتوں کی حامل ٹیم ہے، اور جو پاکستان کے عوام کی فلاح و بہبود کو بہتر بنانے میں نمایاں کردار ادا کرنے کے لیے پُرعزم ہے۔